Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ ۔ ۶ ہجرت ۱۳۵۷ہش ۔ ۶ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۰۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی حکمت

درود شریف اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنے کا موثر ذریعہ ہے

"اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اُس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعو لہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیّت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴، ۲۵)

"مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (اخبار الحکم جلد ۷ صفحہ ۸)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا قبولیتِ دعا کا موثر ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب ۵۷)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ یقیناً اس نبی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں) پس اے مومنو تم بھی اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:-

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَجِلَ هٰذَا" ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ — اَوْ لِغَيْرِهٖ -: "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ"

ترجمہ:- حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ اپنی نماز میں دعا مانگ رہا تھا، مگر نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور نہ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کی، پھر آپؐ نے اس سے فرمایا یا اس کے علاوہ کسی اور سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے پروردگار سبحانہٗ و تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء کے ساتھ ابتداء کرے پھر اپنے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو کچھ چاہے دعا کرے (کیونکہ جب تک دعا سے پہلے اور بعد میں بھی درود نہ پڑھے گا دعا قبول نہ ہوگی)۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷؍جمادی الاول ۱۳۹۸ھ
۶؍ہجرت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلوں میں خدمتِ اسلام کا جوش پیدا کرنے کا عظیم الشان کارنامہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اس لئے آپ کے دل میں اشاعتِ اسلام کی شدید تڑپ موجزن تھی جس کے زیر اثر آپ نے کل ادیان پر اسلام کے غلبہ کو آشکار کرنے کی عظیم الشان جدوجہد اور مہم کا آغاز کر رکھا تھا۔ اس زبردست جدوجہد اور مہم کی وجہ سے پورے برصغیر میں ایک تہلکہ مچا ہوا تھا حتیٰ کہ یورپ اور امریکہ بھی اس سے متاثر ہو رہے تھے۔

آپ کی یہ زبردست جدوجہد دو پہلوؤں پر مشتمل تھی۔ اول تو آپ جملہ ادیان پر اسلام کی لازوال فضیلت کو دلائل قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کے ذریعہ آشکار کر رہے تھے اور ان ادیان کے پیروؤں کو مسلسل مقابلہ کی دعوت دے رہے تھے۔ دوسرے آپ نے نشان نمائی میں انہیں مقابلہ کی دعوت دے کر اور بھی زیادہ مبہوت اور ساکت بنا دیا تھا۔ ان میں یہ حوصلہ اور سکت سرے سے مفقود تھی کہ وہ نشان نمائی میں آپ کا مقابلہ کر کے اپنے ادیان کی زندگی کا ثبوت دے سکتے۔ ایک طرف اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے والے نشان بارش کی طرح مسلسل نازل ہو رہے تھے اُدھر ادیانِ باطلہ کے پیروؤں کی خاموشی اُن کی بے بسی اور بے بضاعتی پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہی تھی۔ بالخصوص یورپ اور امریکہ کے عیسائی پادریوں کو ساری دنیا کی اقوام کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے کے منصوبے خاک میں ملتے نظر آ رہے تھے۔ اس صورتِ حال پر وہ تلملا اُٹھے اور انہوں نے اپنی کانفرنسوں میں اس نئی صورتِ حال پر بارہا شدید خطرہ کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی بعثت کے بعد صرف برصغیر اور ایشیا میں ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کے متعدد نشان ظاہر فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مہتم بالشان کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کے دلوں میں بھی خدمت و اشاعتِ اسلام کی ویسی ہی تڑپ پیدا کر دکھائی جو آپ کے دل میں موجزن تھی۔ یہ اس لئے ضروری تھا کہ تا خلافت کے آسمانی نظام کی سربراہی میں آپ کے وصال کے بعد بھی اشاعت و خدمتِ اسلام کا کام اسی جذبہ و جوش سے جاری رہے اور آسمانی نشان اسی تواتر سے ظاہر ہوتے رہیں، یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے۔ اس کے لئے آپ نے اپنے متبعین کو بنیادی نصیحت یہ فرمائی کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف رکھیں اور جو کچھ بھی یعنی جو اعضاء، قویٰ، صلاحیتیں، استعدادیں، علم اور مال وغیرہ انہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے اُسے اسلام کی سربلندی کے لئے خرچ کرتے چلے جائیں۔ اس ضمن میں آپ نے ان کے سامنے اپنی مثال اور اپنا نمونہ پیش کر کے انہیں اس کی پیروی کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہو گا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی رُوح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں، پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم ص ۱۰۰)

پھر زندگیوں کو خدمتِ اسلام کی خاطر خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے اور رکھنے کی اس نہایت ہی پُر اثر تلقین کے علاوہ حضور علیہ السلام اپنے متبعین کے دلوں میں یہ امر راسخ کرتے چلے گئے کہ یہ زمانہ بعثتِ مسیح موعود کی وجہ سے ایک خاص زمانہ ہے اور وہ جنہیں مسیح موعود کو شناخت کر کے غلبۂ اسلام کی مہم میں حصہ لینے کی توفیق ملی ہے خدا تعالیٰ کے خاص اور چنیدہ بندے ہیں جنہیں اُس نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے اس لئے ان کا فرض ہے کہ وہ خدمتِ اسلام کے اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ چنانچہ آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔" (ملفوظات جلد اوّل)

آپ نے انہیں بعثتِ مسیح موعود کے زمانہ کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ یہ زمانہ ایک قسم کے جہاد کا زمانہ ہے اس لئے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس جہاد میں شریک ہو کر اس قدر محنت اور جانفشانی سے اسلام کی خدمت کرے کہ دن رات ایک کر دے۔ اس ضمن میں آپ نے ان میں اشتعالِ شوق کی غرض سے ایک دفعہ پھر اپنا نمونہ یاد دلایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے۔ میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اس لئے ہر ایک کو چاہیئے کہ اس (قلمی اور تبلیغی جہاد) میں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کر دے۔"

(ارشاد ۱۱؍نومبر ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد چہارم ص ۱۹۶)

اور پھر ۱۵؍جنوری ۱۹۰۳ء کو اشاعت و غلبہ اسلام کے لئے اَن تھک محنت کرنے اور مسلسل کرتے چلے جانے کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا:۔

"رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کاپیاں اور پروف صحیح ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے۔ وہ اس وقت تشریف نہیں لا سکیں گے۔ یہ بھی ایک جہاد ہی تھا۔ رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہے جو انسان خدا کے کام میں گزارے۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو تو کہا موت کا کوئی خوف نہیں مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہیں ہے جب میں جہاد کیا کرتا تھا اگر اُس وقت یہ موقعہ ہوتا تو کیا خوب تھا۔

(نیز سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے اسی ضمن میں مزید فرمایا کہ) میرے اعضاء تو بے شک تھک جاتے ہیں مگر دل نہیں تھکتا، وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤں۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۴۱۴)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کے دلوں میں خود اپنی ہی طرح خدمتِ اسلام کا ایک زبردست جوش پیدا کر دکھایا جس کے زیر اثر وہ غلبۂ اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرتے چلے گئے اور پھر سارے آراموں سے دستکش ہو کر اس قدر محنت اور جانفشانی سے کام لیا کہ جگر خون ہو ہو گئے۔ خدمتِ اسلام کا یہ زبردست جوش، قربانی و ایثار کا بے پناہ جذبہ اور اَن تھک محنت جماعت احمدیہ کے افراد کا طرۂ امتیاز ہے اسی وجہ سے انہیں اطراف و جوانبِ عالم میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے اور اُس وقت تک ملتی چلی جائے گی جب تک کہ اسلام کرۂ ارض پر غالب نہ آجائے اور روئے زمین پر بسنے والی تمام قومیں دینِ واحد پر نہ آ جمع ہوں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس امتیاز کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے اور اسے اُجاگر سے اُجاگر کرتے چلے جائیں تا اسلام کے دائمی غلبہ کا دن جلد طلوع ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

● مسجد محمود زیورک میں عیدین کے بابرکت اجتماع ● ایک مجاہد اسلام کی آمد پر کامیاب تبلیغی جلسہ ● جیل میں تبلیغ اسلام ● "احمدیہ گزٹ" کا اجراء ● آسٹریا میں تبلیغ اسلام ● چودہ افراد کا قبول حق

مکرم نسیم مہدی صاحب شاہد - امام مسجد محمود زیورک

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں حقیر مساعی کا ایک ششماہی جائزہ (جولائی ۷۷ء تا دسمبر ۷۷ء) احباب جماعت کی خدمت میں بغرض اطلاع عاجزانہ درخواست دعا کے ساتھ پیش ہے۔

مسجد محمود زیورک۔ سوئٹزرلینڈ کی پہلی اور واحد مسجد ہونے کی وجہ سے خاص معروف ہے۔ اس لئے اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے مسجد سے رابطہ چنداں مشکل نہیں ہوتا۔ عموماً ابتدائی طور پر یہ رابطہ ٹیلیفون یا ڈاک کے ذریعہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے والوں اور اسلامی لٹریچر خصوصاً قرآن کریم کا جرمن ترجمہ کا مطالبہ کرنے والوں کے فون اور خطوط کثرت سے موصول ہوتے رہتے ہیں۔ ہماری طرف سے فوراً تعمیل کے ساتھ ساتھ یہ پتے محفوظ کر لئے جاتے ہیں تا بعد میں بھی رابطہ قائم کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں کثرت سے غیر مسلم، رمضان المبارک، عیدین، حج، اسلامی کیلنڈر اور اسلامی ممالک سے متعلق استفسار کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بعض کٹر مذہبی حلقوں کو چھوڑ کر) عام عیسائیوں میں اسلام سے نفرت کی فضا ختم ہوتی جا رہی ہے بلکہ اسلام اور مسلمانوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

مسجد میں زائرین کی آمد:

تبلیغ کا ایک بہت بڑا موقعہ مسجد میں زائرین کی آمد سے پیدا ہوتا ہے۔ کثرت سے آنے والے ان زائرین میں۔ اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے والے غیر مسلم، غیر ممالک سے آنے والے مسلمان احباب، سکولوں کے طلبہ، پادری، محض ہنسی دیکھنے کے خواہشمند لوگ اور سوئٹزرلینڈ میں مقیم مسلمان سبھی شامل ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی غیر مسلم مسجد میں آتا ہے اسے مسجد کی مختصر تاریخ، نماز پڑھنے کا طریق اور اسلام کا ابتدائی تعارف کروایا جاتا ہے اور مختصر تواضع کی جاتی ہے اگر زائر مزید دلچسپی ظاہر کرے تو بعض امور تفصیل سے بتائے جاتے ہیں اور سوالات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ اسلامی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے آخر میں "زائرین کی کتاب" (VISITERS BOOK) پر پتہ نوٹ کروایا جاتا ہے تاکہ اس شخص کی دلچسپی اور توجہ کے مطابق اس کے پتہ کا کارڈ نام کیٹیلاگ میں شامل کر لیا جائے۔ بعد میں تقاریب پر دعوت نامہ بھجوایا جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً خطوط اور فون کے ذریعہ رابطہ قائم رکھا جاتا ہے اگر یہ دلچسپی بڑھتی جائے تو مزید لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔ چند ہفتوں (اور بعض اوقات چند مہینوں کے بعد) معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلچسپی کیسی اور کس حد تک ہے؟

مسلمان بھائیوں (خواہ وہ یہاں مقیم ہوں یا کسی دوسرے ملک سے کچھ عرصہ کیلئے آئے ہوں) کو احمدیت اور اس کے تبلیغی کاموں سے متعارف کروایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے انگریزی۔ فرنچ، عربی اور فارسی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان مسلمان احباب میں اگر کوئی دوست احمدیت سے متعلق مزید دلچسپی ظاہر کریں تو انہیں کسی وقت چائے یا کھانے کی دعوت دی جاتی اور احمدیت سے متعلق مزید معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں ان مسلمان ممالک سے کثیر تعداد میں مسلمان بھائی آتے رہتے ہیں جہاں ہمارے مشن موجود نہیں اور بعض اوقات ابتداء میں رابطہ بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم احمدیت کا پیغام ان تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ تاکہ ان کے دلوں میں ایک بیج بو دیا جائے۔ جس کے نتائج مستقبل قریب میں نکلنے والے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز! عرب ممالک کے آٹھ ایسے دوستوں کو جنہوں نے احمدیت میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا علیحدہ علیحدہ دعوت دی گئی اور تفصیلاً احمدیت کی تبلیغ کی گئی اللہ کرے اس کے بہترین اثرات مرتب ہوں۔ آمین!

اس چھ ماہ کے عرصہ میں پونے تین صد کے قریب نئے افراد مسجد تشریف لائے سکولوں کے گروپ اور پہلے سے تعلق رکھنے والے احباب (جو وقتاً فوقتاً مسجد آتے رہتے ہیں اور تقاریب میں شامل ہوتے ہیں) اس کے علاوہ ہیں۔

سکول گروپس:

تبلیغ کا ایک عمدہ موقعہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب سکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے طلبہ و طالبات اپنے استاد یا پادری کی معیت میں، پروگرام طے کر کے مسجد آتے ہیں۔ عموماً ابتداء میں ہماری طرف سے اسلام کے بارہ میں ایک تقریر ہوتی ہے اور بعد میں بے تکلفانہ ماحول میں حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا جاتا ہے یہ سوالات عموماً تعدد ازدواج، حرمت خمر و میسر، حرمت خنزیر، اسلامی پردہ، نماز پڑھنے کا طریق، خانہ کعبہ، حجر اسود، اسلام میں عورت کا مقام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور قرآن کریم وغیرہا امور سے متعلق ہوتے ہیں۔ سوالات کے وقفہ کے بعد طلبہ کی مختصر تواضع کی جاتی ہے زائرین کی کتاب پر دستخط کروائے جاتے اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے لیکچر "میں اسلام پر کیوں ایمان رکھتا ہوں" کا جرمن ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ آخر میں مسجد کا اندرونی حصہ دکھایا جاتا ہے اور مسجد سے متعلقہ سوالات کا جواب دیا جاتا ہے۔

اس چھ ماہ کے عرصہ میں آٹھ گروپ مختلف اوقات میں آئے جن میں ۱۵۵ طلبہ و طالبات شامل تھے۔ ان میں ۵ سویس طلبہ کا ایک ایسا گروپ بھی شامل ہے جو یہاں کے ایک انسٹی ٹیوٹ میں عربی زبان سیکھ رہا ہے۔ علاوہ ازیں ۳۵ ترک مسلمان طلبہ کا ایک گروپ بھی ایک پروفیسر کے ساتھ مسجد آیا یہ لوگ ترکی سے سیر کی غرض سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ انہیں مختصراً جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور پروفیسر کو "دعوت الامیر" کا ترکی ترجمہ پیش کیا گیا۔ ان گروپوں کی آمد پر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب خوب تعاون فرماتے رہے۔ فجزاھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!

"احمدیہ گزٹ" کا اجراء:

احمدی اور زیر تبلیغ بھائیوں کو مشن کی سرگرمیوں۔ مرکز احمدیت کی خبروں اور اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے باخبر رکھنے کیلئے اگست ۱۹۷۷ء سے ایک "احمدیہ گزٹ" جرمن اور انگریزی زبان میں شروع کیا گیا ہے۔ سفید کاغذ پر اعلیٰ چھپائی کے ساتھ یہ گزٹ تمام یورپین مشنوں کو بھی بھجوایا جاتا ہے خصوصاً مغربی جرمنی میں جرمن بولنے والے ۲۰ احمدی احباب کیلئے بھی یہ گزٹ بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے۔ اس گزٹ کا ایک بڑا مقصد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کا جرمن زبان میں خلاصہ احمدی احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس گزٹ کی تیاری میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بڑی محنت فرما رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

رمضان المبارک و عید الفطر:

رمضان المبارک سے ایک ماہ قبل ۵۰۰ کی تعداد میں اوقات افطار و سحر کا پروگرام چھپوا کر افراد جماعت و دیگر مسلمان احباب کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ کثرت سے یوگوسلاوین اور ترک مسلمان بھائی مسجد آ کر یہ پروگرام حاصل کرتے رہے۔ اس بارہ میں کثیر تعداد میں فون بھی موصول ہوتے رہے کہ انہیں رمضان المبارک سے متعلق معلومات بہم پہنچائی جائیں چنانچہ فون پر پتے نوٹ کر کے تعمیل کی جاتی رہی۔ "احمدیہ گزٹ" میں رمضان المبارک سے متعلق ایک مضمون چھپوایا گیا۔

رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ میں ہی ۲۰۰ افراد کو عید الفطر میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ ان میں احمدی مسلمان، غیر از جماعت، مسلمان احباب، زیر تبلیغ غیر مسلم کسی نہ کسی رنگ میں مسجد سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم اور پریس ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندگان شامل ہیں ۱۵ ستمبر بروز جمعرات صبح ۹½ بجے نماز عید کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت مقرر تھا۔ دُور دُور سے دوست احباب صبح ۹ بجے ہی آنا شروع ہو گئے۔ نماز فجر کے بعد مسجد میں گراموفون پر تلاوت قرآن کریم کے ریکارڈ لگا دیئے گئے۔ ٹھیک وقت پر نماز کا آغاز ہوا۔ ۱۵۰ افراد نے نماز عید ادا کی جن میں ۴۰ خواتین بھی شامل تھیں۔ الحمد للہ۔ خطبہ عید کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصولہ محبت بھرے پیغام کا جرمن ترجمہ سنایا گیا اور عالم اسلام کے لئے دعائیں کی گئیں۔

پریس کے نمائندے بھی اس تقریب میں شامل ہوئے چنانچہ اگلے روز زیورک کے مشہور اخبار "TAGES ANZEIGER" نے نمایاں خبر شائع کی۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کے مختلف شہروں کے نو (۹) اخبارات نے نماز کی فوٹو اور خبر شائع کی۔ اس طرح ملک کے جرمن بولنے والے علاقہ میں خوب پبلسٹی ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نماز عید و خطبہ کے بعد احباب کو چائے و دیگر لوازمات پیش کئے گئے۔ چونکہ تمام دوست سارے دن کی رخصت نہ حاصل کر سکے تھے اس لئے بعض احباب چائے کے بعد تشریف لے گئے۔ دوپہر کو ۶۰ احباب و خواتین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

عید الاضحیہ:

عید الفطر کی طرح عید الاضحیہ کے موقع پر بھی ایک ماہ قبل دعوت نامے چھپوا کر ۳۰۰ احباب کی خدمت میں بھجوائے گئے۔ پریس۔ ٹی۔ وی اور ریڈیو کے نمائندگان کو بھی مدعو کیا گیا۔ ۲۲ نومبر بروز منگل صبح دس بجے عید کی نماز ادا کی گئی۔ دوران ہفتہ رخصت حاصل کرنا چونکہ آسان نہیں ہوتا اس لئے اکثر دوست خواہش کے باوجود ایسی بابرکت تقاریب میں شامل نہیں ہو سکتے۔ تاہم ۴۰ افراد نماز میں شامل ہوئے عید الفطر کی طرح اس موقعہ پر بھی چائے اور کھانا پیش کیا گیا۔ عید کی خبر اور رپورٹ دو مشہور اخبارات میں شائع ہوئی۔ ایک اخبار "ZURI LEU" نے تو اخباری سائز کا تقریباً پون صفحہ جو عید کی رپورٹ اور تصویروں پر مشتمل تھا۔ شائع کیا۔

ایک مجاہد اسلام کی آمد پر کامیاب تبلیغی جلسہ:

میرے قابل احترام استاد۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی سلمہ اللہ نے ڈیٹن (اوہایو۔ امریکہ) میں تقریباً پانچ سال تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی سے سرانجام دینے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے جاتے ہوئے چند یوم کے لئے زیورک میں قیام فرمایا۔ ہم کو ان کے پروگرام کا علم ہوتے ہی تقریباً ۳ ہفتے قبل ان کے استقبالیہ اور لیکچر سے متعلق دعوت نامے چھپوا کر احباب کو بھجوا دیئے گئے۔ مکرم میاں صاحب موصوف کو لندن میں ٹیلیفون کر کے سارے پروگرام سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ ۱۰ر دسمبر بروز ہفتہ ۳ بجے سہ پہر مشن ہاؤس میں اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ ازاں بعد مکرم میاں صاحب نے "امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر انگریزی زبان میں نہایت موثر اور کامیاب تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ منظم طور پر امریکہ میں تبلیغ اسلام کی ابتداء جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوئی اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ڈاکٹر ڈوئی کے عظیم الشان نشان کے بعد سے اب تک جماعت اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔ آپ نے موجودہ احمدی مسلمان دوستوں کے اخلاص اور اسلام کے لئے فدائیت کے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق خلیل صاحب نے جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ اس کامیاب تقریر کے بعد خاکسار نے مختصر کلمات میں معزز مہمان اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اللہ کے فضل سے یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ ۵۰ افراد شامل ہوئے جن میں تین عیسائی مشنری بھی شامل ہیں۔

ایک جیل میں تبلیغ احمدیت:

گزشتہ دسمبر میں ایک پادری کا خط موصول ہوا کہ زیورک سے تقریباً ۲۰ کلومیٹر دور ایک جیل میں ایک مسلمان قیدی شدید طور پر پریشان ہے۔ آپ اگر جا کر اُسے تسلی دے سکیں تو وہ ممنون ہوگا۔ عیسائی مشنری مختلف جیلوں میں جا کر قیدیوں سے ملتے رہتے ہیں اور ان کی طرف سے اتوار کے روز عبادت کا انتظام بھی ہوتا ہے۔

خاکسار مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی معیت میں اس جیل میں پہنچا۔ جیل کی انتظامیہ کو پہلے فون پر بتا دیا گیا تھا کہ اگر کوئی اور مسلمان قیدی وہاں موجود ہوں تو ہمیں ان کے ساتھ بھی ملاقات کا وقت دیا جائے۔ چنانچہ مختلف ممالک کے ۹ قیدیوں سے ملنے کا موقع ملا۔ ہم نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخشنے والا ہے۔ انسان خطا کا پُتلا ہے۔ لیکن اگر سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے۔ جیل میں چونکہ ایک بیچارگی کی حالت ہوتی ہے۔ اگر اس موقعہ پر دعاؤں اور استغفار کی طرف توجہ کی جائے تو روحانی اعتبار سے بہترین نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس موقعہ پر احمدیت سے متعلق لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

آسٹریا میں تبلیغ اسلام:

اٹلی اور آسٹریا کے ممالک بھی زیورک مشن کے ساتھ منسلک ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں کے خطوط آسٹریا سے موصول ہوتے رہے۔ خصوصاً وہاں کی جیلوں سے مختلف قیدی اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ہماری طرف سے۔ اس خیال سے کہ دلوں کا حال خدا بہتر جانتا ہے۔ کب کسی کی ہدایت کے سامان پیدا فرما دے۔ خطوط کے جوابات اور لٹریچر بھجوایا جاتا ہے۔ ان میں بعض اوقات اچھے پڑھے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو لمبا اوقات کار کے حادثات جیسے معمولی جرائم میں ملوث ہوتے ہیں۔ خطوط کے جوابات دینے پر بعض دوستوں میں بعض اوقات زیادہ دلچسپی نظر آتی ہے۔ جو ابتدائی لٹریچر پڑھ کر مزید کا مطالبہ کرتے ہیں اور آخر کار کچھ لوگ اسلام قبول کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔

اس وقت آسٹریا میں مستقل مشن نہ ہونے کی وجہ سے دور میں رابطہ قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے جماعت کے لئے وہاں مشن کھولنے میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ اس ملک کے لوگوں کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام موثر اور منظم طور پر پہنچایا جا سکے۔ آمین!

اس چھ ماہ کے عرصہ میں آسٹریا سے ۴۲ خطوط موصول ہوئے جن کے جوابات دیئے گئے اور لٹریچر بھجوایا گیا۔ ۹ افراد نے اسلام واحمدیت قبول کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک! اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

خاکسار عزیزم مکرم یحییٰ حسن باجوہ صاحب کا ممنون ہے جنہوں نے ان خطوط کے جوابات تیار کرنے اور ٹائپ کرنے میں مدد فرمائی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!

متفرق:

(۱) آسٹریا میں نو (۹) افراد کے قبول اسلام کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں سوئٹزرلینڈ میں پانچ افراد نے اسلام قبول کیا۔ ان میں دارالحکومت برن کی ایک سوئس خاتون بھی شامل ہیں جو جرمن اور فرنچ زبان میں موجود تمام لٹریچر کا مطالعہ کر چکی ہیں۔ کئی ماہ کی تحقیق کے بعد انہوں نے اسلام واحمدیت قبول کی۔ باقاعدگی سے چندہ عام و تحریک جدید ادا کر رہی ہیں۔ اسی طرح زیورک کے ایک سوئس نوجوان بھی قابل ذکر ہیں۔ جو کافی مطالعہ کے بعد احمدی مسلمان ہوئے۔ باقاعدگی سے شرح کے مطابق چندہ دے رہے ہیں اور یہاں کے ایک انسٹی ٹیوٹ میں عربی زبان سیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ استقامت عطا فرمائے اور روحانی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین!

(۲) ایک مخلص ترک ڈاکٹر شدید خواہش رکھتے ہیں کہ عربی میں قرآن کریم پڑھ سکیں۔ چنانچہ انہیں قاعدہ یسرنا القرآن شروع کروایا گیا ہے۔ ہفتہ میں ایک دن تقریباً ۵۰ کلومیٹر کا سفر کر کے سبق حاصل کرنے آتے رہے۔ احمدیت سے متعلق تحقیق کر رہے ہیں۔

(۳) یہاں کے ایک سکالر "سوئٹزرلینڈ میں اسلام" کے موضوع پر مضمون لکھنا چاہتے تھے۔ اس سلسلہ میں وہ مسجد آئے۔ انہیں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

(۴) عیسائی فرقہ "The Church of Jesus-christ of Latter-day Saints." کے ایک امریکن مشنری سے تعارف ہوا۔ اسے مسجد آنے کی دعوت دی گئی۔ وہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ مسجد آئے۔ وہ بعد میں دو دفعہ دعوت پر مسجد آئے۔ قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب تحفہ کے طور پر دی گئیں۔

اظہار تشکر و درخواست دعا:

خاکسار جماعت کے ان تمام افراد کا تہہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں میرے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا عطا فرمائے۔ آمین!

اس کے ساتھ خاکسار دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں مقیم تمام احمدی احباب کو روحانی ترقیات عطا فرمائے ان کے اموال و نفوس میں برکت دے نیز اللہ تعالیٰ ہم سب کو پوری محنت اور لگن سے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے کی توفیق دے تا خدائی وعدوں کے مطابق اسلام و احمدیت کی فتح کا دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین یارب العالمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۷ء

(۲)

۳۹	محترمہ نسیم بیگم صاحبہ	ظفروال ۔ سیالکوٹ	۵۰۔۰۰
۴۰	مکرم مبشر احمد صاحب	روہڑی سیمنٹ ورکس	۱۰۔۰۰
۴۱	" چوہدری محمد شیخ صاحب تباکو ڈیلر	جھنگ صدر	۱۰۰۰۔۰۰
۴۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد مختار صاحب احد سیر	"	۱۰۔۰۰
۴۳	مکرم چوہدری مختار احمد صاحب سنوری	"	۱۰۔۰۰
۴۴	محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ دارالرحمت وسطی	ربوہ	۵۰۔۰۰
۴۵	" اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد شریف صاحب چک 52/P	رحیم یار خان	۱۰۔۰۰
۴۶	مکرم چوہدری مسرت احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰
۴۷	" ماسٹر غلام قادر صاحب سیکرٹری مال	ترکھا گجرات	۱۸۴۔۰۰
۴۸	" محمد اشرف صاحب " "	کیرانوالہ "	۲۰۔۰۰
۴۹	محترمہ بیگم قمر عطاء اللہ صاحب		۵۰۔۰۰
۵۰	" عزیزہ دُرِّ ثمین احمد صاحبہ		۵۰۔۰۰
۵۱	مکرم غلام احمد صاحب قریشی	کوٹلی ہرنراین ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۔۰۰
۵۲	" سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ چک جھمرہ		۱۴۷۔۰۰
۵۳	" امجد صاحب ایڈوو	حیدرآباد	۱۰۔۰۰
۵۴	محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰
۵۵	مکرم علی اصغر صاحب ایڈوو	"	۱۰۔۰۰
۵۶	محترمہ بیگم شریف احمد صاحب سنوری	"	۱۰۔۰۰
۵۷	مکرم بابو عبدالغفار صاحب	"	۲۰۔۰۰
۵۸	" چوہدری محمد رشید صاحب انجنیئر	"	۱۰۔۰۰
۵۹	" " عطاء اللہ صاحب ارائیں	"	۱۰۔۰۰
۶۰	لجنہ اماء اللہ	کراچی	۵۷۲۔۵۰
۶۱	محترمہ بیگم میجر عبدالحمید صاحب	پشاور	۱۰۔۰۰
۶۲	" مبارکہ بیگم صاحبہ	"	۵۰۔۰۰
۶۳	" اہلیہ مرزا مقصود احمد صاحب	"	۷۰۔۰۰
۶۴	مکرم داؤد احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰
۶۵	" وقار احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰
۶۶	" مرزا مقصود احمد صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
۶۷	" سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ نصرت آباد سندھ		۲۵۔۰۰
۶۸	" " " "	رحمان آباد "	۱۰۔۰۰
۶۹	" " " "	مردان	۱۱۔۰۰
۷۰	محترمہ امۃ العزیز اہلیہ ماسٹر عبدالحق صاحب	ساہیوال	۲۰۔۰۰
۷۱	" منور ناصرہ صاحبہ	شورکوٹ	۱۱۔۰۰

(باقی)

دُعائے مغفرت

ہمارے والد بزرگوار چوہدری نیاز قطب صاحب آف کلر کہار ضلع جہلم بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۸/۴ بوقت ۵ بجے شام معمولی سی علالت کے بعد جہلم میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی نعش بذریعہ ویگن ربوہ لائی گئی اور بروز ہفتہ بتاریخ ۲۹/۴ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ والد بزرگوار نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحوم نے ۱۹۶۵ء میں مع اہل و عیال احمدیت قبول کی۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

برادران لیاقت محمود
الفلاح ریڈیو اینڈ الیکٹرک سروس ربوہ

اعلانات نکاح

۱۔ میری بیٹی عزیزہ فوزیہ خلیل کا نکاح مبلغ پندرہ ہزار روپے (۱۵۰۰۰/-) حق مہر پر عزیزم حبیب احمد خان ابن نور احمد خان صاحب مرحوم حال اشرف آباد کراچی کے ساتھ ہوا۔

اس نکاح کا اعلان مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ملتان نے مورخہ ۱۰؍ مارچ ۱۹۷۸ء کو مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں فرمایا۔

عزیزہ فوزیہ خلیل حضرت منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹی صحابی حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور عزیزم حبیب احمد خان حضرت میاں محمد ابراہیم خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(ڈاکٹر خلیل الرحمٰن ناظم ضلع انصار اللہ نشتر اسٹیٹ ملتان)

۲۔ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۸ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیت المظفر لطیف آباد حیدرآباد میں مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد نے میرے چھوٹے بھائی عبدالماجد صاحب نسیم ابن چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم آف کوٹ احمدیاں ضلع بدین کا نکاح سات ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ حمیدہ اختر صاحبہ بنت چوہدری سلطان احمد صاحب گوندل (ہمشیرہ بشیر احمد صاحب گوندل قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع حیدرآباد) گوٹھ سلطان احمد ضلع حیدرآباد میں پڑھا۔ بزرگان سلسلہ سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کی دعا کی التماس ہے۔

(چوہدری عبدالغفور انجنیئر۔ جام شورو حیدرآباد)

دعائے نعم البدل

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۸ء کو میرے ہم زلف مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب چک 166/EB محمد نگر عارف والا کی پوتی ہما بنت مرزا پرویز بیگ صاحب چند دن بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔ بچی کی عمر ۲½ سال کے قریب تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو نیز اس کے باقی عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور)

۱۹۷۷ء کے بعد

ترقی کی طرف ایک اور قدم

دواخانہ حکیم نظام جان دیرینہ دکھی مخلوق کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے گوجرانوالہ میں اب زچہ بچہ کے لئے مکمل انتظامات کئے ہیں۔ زنانہ امراض کے علاج کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔

دواخانہ حکیم نظام جان گوجرانوالہ مینیجر انوار احمد جان

ولادت

میرے بیٹے عزیزم محمد سعید سڈل آف کویت کو خدا تعالیٰ نے پندرہ برس کے طویل عرصہ بعد پہلا فرزند عطا کیا ہے۔

نومولود کا نام عبدالرحمٰن نبیل تجویز کیا ہے۔

احباب نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اسے صحت و تندرستی والی عمر عطا کرے۔

محمد رفیق سڈل آف کراچی
حال دارالرحمت غربی ربوہ

ہو الشافی

نرخنامہ ادویہ

محبوب مفید اٹھرا	۲۸/-
اکسیر اولاد نرینہ	۳۰/-
تریاق معدہ	۲/-، ۴/-، ۱۲/-
اکسیر پائیوریا	۴/۵۰
مفید منجن	۲/۳۵
تریاق بواسیر	۱۰/-

(علاوہ محصول ڈاک)

ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے زمانہ کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم تدابیر کے ساتھ ساتھ عاجزانہ دعاؤں پر خاص زور دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

فرمودہ ۵ مئی ۱۹۷۸ء بمقام جامع مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں بتایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑے عظیم الشان اعلان فرمائے ہیں۔ ایک اعلان تو یہ کیا کہ آپؐ کا وجود تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء: ۱۰۸) دوسرا اعلان اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا: ۲۹)

گویا آپؐ کے بابرکت وجود کو کافۃ للنّاس کے لئے رسول، بشیر اور نذیر قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تا قیامت تمام انسانی نسلوں کو آپؐ کی رسالت کے ماتحت قرار دینے کے بعد ایک وعدہ کا بھی ذکر کیا اور وہ وعدہ یہ ہے کہ اسلام پر تیرہ صدیاں گذر جانے کے بعد وہ زمانہ آجائیگا جبکہ بنی نوع انسان سارے کے سارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے [illegible] جمع ہو جائیں گے۔ پہلی تین صدیاں تو اسلام کی ترقی کی صدیاں تھیں جبکہ اسلام تمام معلومہ دُنیا پر چھا گیا۔ ان تین صدیوں کے بعد تنزّل کا دور شروع ہو گیا جو ایک ہزار سال تک برابر جاری رہا۔ پہلی تین صدیوں میں دُنیا کے کئی حصے ایسے تھے جو ابھی دریافت ہی نہیں ہوئے تھے اِس لئے اُس وقت تمام بنی نوعِ انسان اسلام کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہو سکتے تھے لیکن اس کے بعد جب ایک ہزار سال اور گذر گئے اور چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو پھر اس وعدہ الٰہی کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں سے اِس وقت ہم گذر رہے ہیں۔ اِس زمانہ کے مسلمانوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنی بڑی بشارتیں ملیں، ان کے مطابق ذمہ داریاں بھی بہت اہم عائد ہوتی ہیں اور پھر اتنا ہی یہ احساس بھی بڑھتا چلا جاتا ہے کہ انسان اپنے نفس میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا وہ اپنے زور سے خدائی وعدوں کو پورا نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کا فضل اور اس کی نصرت شاملِ حال نہ ہو۔ اس زمانہ کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جبکہ دُنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃٌ للعالمین ہونے کا نقشہ عملاً نظر آجائے ہم پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اپنی حقیر کوششوں کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ عاجزانہ اور متضرعانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکیں اور اس سے مدد و نصرت طلب کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہم اس سلسلہ میں جو حقیر کوششیں کر رہے ہیں ان میں سے ایک کوشش وہ کانفرنس بھی ہے جو عنقریب انگلستان میں منعقد ہو رہی ہے اور جس کا میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا وہاں اِس کانفرنس کا بڑا چرچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں فرمایا ہے کہ بغیر دلیل کے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنا لیا ہے مگر آخری زمانہ میں دلائل کے ساتھ ان کے زور کو توڑ دیا جائے گا اور وہ اپنے منصوبے میں ناکام رہیں گے۔ آج ایک طرف تو مخالفین اسلام اپنی ساری تدابیر اور سارے اموال کو بروئے کار لا رہے ہیں لیکن دوسری طرف غلبۂ اسلام کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی نظر آرہا ہے اور ہمیں خوب علم ہے کہ ہمارا خدا سچّے وعدوں والا خدا ہے لیکن قربانیوں، ایثار اور عاجزانہ دعاؤں کے بعد ہی یہ انقلابی تغیّر ہو سکتا ہے اور باطل کی جو شکست آج بظاہر ناممکنات میں معلوم ہوتی ہے وہ عاجزانہ دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ ممکن بن جائے گی۔

حضور نے فرمایا پس موجودہ ایّام میں ضروری ہے کہ ہم دعاؤں پر بہت زور دیں۔ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں میرا اور میرے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو اور وہ ہر آن آپ سب کا بھی حافظ و ناصر ہو آپ کو ہر شر سے ہر بیماری اور تکلیف سے محفوظ رکھے خدا کرے کہ آپ ہمارے لئے بھی اور اپنے لئے بھی مقبول دعاؤں کی توفیق پائیں۔ آمین

افسوسناک وفات

میری بھانجی عزیزہ شاہدہ (بنت میاں شریف احمد صاحب) جو ایم۔ ایس سی فائنل کے امتحان کے بعد Viva دے کر اپنے بھائی کے ہمراہ گھر آرہی تھی موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید ضربات لگنے کی وجہ سے ہسپتال میں تیس گھنٹے بیہوش رہ کر یکم مئی کو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پانچ بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی تین سال قبل ان کی والدہ کی بھی اچانک وفات ہوئی۔ مرحومہ بہت ہونہار اور ذہین تھی یونیورسٹی کے امتحانات میں ہمیشہ اوّل پوزیشن حاصل کی اور پردہ کا خاص خیال رکھا۔ مرحومہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی نواسی تھی۔

مورخہ ۲/۵/۷۸ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور اہلِ خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا اور عزیزہ کی تدفین کی قبرستان عام میں اجازت مرحمت فرمائی۔ جنازہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی افراد شمولیت فرما کر ہمارے لئے تسکین کا باعث ہوئے۔ تدفین کے بعد والد صاحب محترم نے دعا کرائی۔

یہ صدمات ہم سب کے لئے اور خصوصاً ہمارے والد محترم اور والدہ محترمہ کی صحت اور عمر کے لحاظ سے بہت تکلیف کا باعث ہیں۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل صبر کا نمونہ دکھانے کی توفیق بخشے اور آئندہ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ بچی کے والد (شریف احمد صاحب) کے لئے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت و طاقت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناصر احمد ظفر ابن محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد)

اعلانِ نکاح

عزیزم احسان اللہ خاں فرینکفورٹ (جرمنی) کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم قریشی عبدالوحید صاحب گولبازار ربوہ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۸/۴/۷۸ مسجد مہدی میں پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق طرفین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔

(عزیز اللہ خان D-1038 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

ندیم بک ڈپو گولبازار ربوہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب کی خرید و فروخت کا مرکز

مرکزِ سلسلہ میں وقتاً فوقتاً تشریف لانے والے احباب جماعت کی خصوصی خدمت کے لئے صبح سات بجے شام دس بجے تک کھلا رہتا ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ادارہ جات کی کتب نیز نایاب کتب بذریعہ وی پی بھجوانے کا بھی انتظام ہے۔ خریدنے اور فروخت کرنے کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

محمد صادق ندیم پروپرائٹر ندیم بک ڈپو گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴